بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

رَبُّ الفَضلِ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یومِ جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۹ تبوک ۱۳۴۵ہش | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ | ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۰۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ ستمبر۔ حضرت سیدہ امّ مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو پرسوں بخار ہو گیا تھا رات کچھ بے چینی رہی۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● قرآن کریم۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انگریزی ہجّوں کا انعامی مقابلہ ۱۳ ستمبر بروز منگل ۱/۲ ۷ بجے صبح سکول ہٰذا میں منعقد ہوگا۔ اس مقابلہ میں سابقہ جماعت دہم کے طلباء بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

● مندرجہ ذیل انسپکٹرانِ مال وقفِ جدید مؤرخہ ۹/۶۶ ۷ کو دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ احبابِ کرام و جملہ عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ آپ ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سید محمد محسن شاہ صاحب:۔ ملتان۔ حیدر آباد و دیگر جماعت ہائے سندھ۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ وغیرہ۔

میاں محمد یعقوب صاحب:۔ سرگودھا سے لیکر پشاور تک شہری جماعتیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

● مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل وزیر آباد کی طرف سے پیر کوٹ اوّل ضلع گوجرانوالہ میں خدام کا ایک تربیتی اجتماع ہو رہا ہے جو ۲۲ ستمبر کی شام سے شروع ہو کر ۲۳ ستمبر کو بعد نماز جمعہ ختم ہو گا۔ امید ہے اس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شمولیت فرمائیں گے۔ تحصیل وزیر آباد کے خدام شامل ہو کر اس اجتماع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل وزیر آباد)

● امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم کے لئے ۹ اور ۱۱ ستمبر کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ اب یہ امتحان ان تاریخوں کی بجائے ربوہ میں ۲۳ ستمبر کو اور بیرونی مجالس میں ۲۵ ستمبر کو ہو گا۔ جملہ مجالس امتحان کی تاریخوں میں اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

● نظارت اصلاح و ارشاد (شعبہ تربیت) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ "پانچ ہزار واقف" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ امراء، صدر صاحبان اور دوسرے احباب اسے افرادِ جماعت تک پہنچانے کے لئے مفت طلب فرما سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی نسخہ بھی ضائع نہ ہو۔

ابو العطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا محض ایک رسمی ایمان ہے

حقیقی ایمان باللہ گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے۔ جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے بظاہر اس کا کوئی درد اور دُکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے۔ یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؛ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائیگا کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑھ گیان کی کوتاہی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء

مادہ پرستی خطرناک مرض ہے

آج کئی قسم کے جسمانی امراض ایسے نکل آئے ہیں کہ جن کا پہلے یا تو وجود نہ تھا۔ اور اگر تھا بھی تو لوگوں کو اس کی پہچان نہ تھی۔ گویا انسانی علم کی حد تک وہ مرض مرض نہیں تھا۔ آج جو مرض افراد اور اقوام کو لگا ہوا ہے وہ مادہ پرستی ہے۔ یہ واقعی ایک خطرناک مرض ہے جو یا تو دنیا میں پہلے نمایاں طور پر موجود نہ تھا اور یا اس طرف حکماء نے اتنی توجہ نہیں دی تھی جتنی توجہ کا وہ مستحق ہے۔

بات یہ ہے کہ آج سے صدی دو صدی پہلے دنیا میں بہت کم ایسے لوگ تھے جو اس مرض میں مبتلا ہوتے تھے۔ چونکہ شناخت نہیں تھی اس لئے اس کو مرض نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اکثر انسان مادہ پرستی سے الگ تھے۔ خواہ وہ کسی جانور یا درخت کی ہی پوجا کرتے ہوں۔ وہ ایسی ہستی یا ہستیوں کے قائل تھے۔ جو انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ دہریئے ہوتے تھے مگر بہت کم۔ آج بھی عوام میں شاید ذہنی لحاظ سے دہریئے زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ دنیا کی لیڈرشپ آج ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو دہریئے ہیں۔ اس لئے نامعلوم طور پر وہ لوگ بھی زبان سے تو کسی بالا ہستی کا انکار نہیں کرتے۔ مگر عملاً ان کو کسی ایسی ہستی کے وجود کا احساس بھی بہت کم ہے مطلب یہ ہے کہ جہاں پہلے کسی بالا ہستی کے وجود کا احساس قول و عمل دونوں میں عمومیت رکھتا تھا۔ آج کی دنیا میں ایسے احساس کی کمیابی عام انسان کا طرہ بن گئی ہے۔ مغرب میں تو یہ مرض یہاں تک پھیل گیا ہے کہ مہذب سوسائٹی میں مذہب کا ذکر کرنا بھی بدتہذیبی میں داخل سمجھا جاتا ہے۔ اس کی وجوہات خواہ اور کچھ بھی ہوں ایک نمایاں وجہ یہ ہے کہ لوگ مذہبی امور کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں مذہب تفریح اور روپیہ پیسہ کمانے میں حارج ہوتا ہے۔ اس کے خلاف دنیا میں اب اتنے کام نکل آئے ہیں کہ مذہبی امور میں وقت ضائع کرنے کی فرصت نہیں رہی۔ پہلے لوگ مسجد میں بچوں کو تعلیم دلواتے تھے۔ اب تعلیم پبلک سکولوں میں دلوائی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے تعلیم کی غرض اقتصادی مفاد نہیں تھی۔ آج تعلیم کی غرض صرف اقتصادی مفاد سمجھی جاتی ہے۔ ایک شخص اپنے بچے کو مسجد میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے اس لئے نہیں بھیجتا کہ جو وقت قرآن کریم پڑھنے میں صرف ہوتا ہے۔ وہ اقتصادی لحاظ سے بے کار سمجھتا ہے کیوں نہ یہ وقت دنیوی تعلیم پر صرف کیا جاوے تاکہ چند سالوں کے بعد بچہ کمانے کے قابل ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں دعا محض ایک بے کار چیز سمجھی جانی لازمی ہے۔ ایک دہریہ کہتا ہے کہ مجھے تو پیٹ بھرنے کے لئے روٹی درکار ہے۔ دعا سے پیٹ نہیں بھر سکتا۔ پیٹ تو اسی طرح بھر سکتا ہے کہ کوئی پیشہ سیکھا جائے۔ جس سے روپیہ پیسہ کمایا جا سکے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ غلط فہمی خود مذہبی کہلانے والے لوگوں کی پیدا کردہ ہے۔ اسلام سے پہلے جو مذاہب دنیا میں رائج ہیں۔ ان میں یکدم پوجا پاٹ یا رہبانیت پر زور دیا جاتا ہے۔ ایسے مذہبی لوگوں کے خیال میں یا مذہب کی پیروی کی جا سکتی ہے۔ اور یا پھر دنیا کمائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ سوائے اسلام کے تمام رائج الوقت مذاہب میں مذہب اور دنیا کو ایک دوسرے کا حریف سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ان مذاہب میں مذہبی لوگوں کا ایک ایسا گروہ موجود ہوتا ہے۔ جو سوائے عبادت یا پوجا پاٹ کے کوئی کام نہیں کرتا۔ بلکہ روٹی کمانے کو خلاف مذہب خیال کیا جاتا ہے۔ اور مذہبی لوگوں کو بھیک مانگ کر اپنی ضروریات زندگی پوری کرنا لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دنیادار قسم کے لوگوں نے مذہب کو کم از کم غیر ضروری سمجھ لیا ہے۔ جس سے مذہب لوگوں کی نظر سے گر گیا ہے اور آج اکثریت ایسے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لوگوں لوگوں کی ہو گئی ہے۔ جو عملاً مذہب سے بیگانہ ہے۔ اور متنوع بتوں کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ کی ہستی بھی مخدوش ہو گئی ہے۔ مادہ پرستانہ رجحانات دنیا پر حاوی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان اٹھ گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ لوگ دعا کے بھی قائل نہیں رہے۔ اور دعا کی نسبت مادی جدوجہد کو پوری طرح اپنا لیا گیا ہے۔ اس عالمگیر مرض کے زیر اثر خود مسلمان بھی بری طرح آ گئے ہیں۔ چنانچہ مغربی طبیعی فلسفہ نے جس کا رواج اٹھارویں صدی سے شروع ہوا ہے۔ مسلمانوں کو بھی دعا کی تاثیر سے منکر بنا دیا ہے۔

ایسی حالت میں ضروری تھا کہ دنیا میں کوئی انقلاب انگیز تحریک پیدا ہوتی ایسی تحریک ہی تحریک احمدیت یا حقیقی اسلام کی تحریک ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں از سر نو مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام دنیا کے دانشوروں کو عموماً "قبولیت دعا" کے معجزوں سے آشنا کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے۔ کہ محو و اثبات اس کے ہاتھ میں ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت

دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں۔ اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑتے ہیں۔ اور انہوں نے ان میں صفات الٰہیہ کو مان لیا ہے جیسے ہندو یا اور دوسرے بت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے ہرگز نہیں؟ اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ وہ ایک دن نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔ ارادہ کا مالک تب ہی ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے۔ اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوتے اور حقیقت میں جو لوگ قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جلنے گا وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے۔ اور اناالحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۴ و صفحہ ۲۰۵)

یہ دعویٰ جتنا عظیم الشان ہے اتنا سادہ بھی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زبانی دعویٰ کر کے نہیں چھوڑ دیا بلکہ آپؑ نے اپنی زندگی میں قبولیت دعا کے ایسے عظیم الشان نشانات دکھائے ہیں کہ جن میں سے ہر ایک نشان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت پر برہان قاطع کا حکم رکھتا ہے آپؑ نے قبولیت دعا کے جو نشان دکھائے ہیں وہ آپؑ کے مامور من اللہ ہونے کی وجہ سے گو مخصوص نشان رکھتے ہیں تاہم آپؑ کا یہ اعلان عام ہے کہ جو شخص خاص شرائط کے ساتھ دعا کرتا ہے اکثر اسکی دعا بھی قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں۔ آپؑ نے دعا پر اتنا زور دیا ہے کہ آپؑ نے بار بار فرمایا ہے کہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ ایمان سے ہی عاری ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں آپؑ اور آپؑ کے خلفاء کے علاوہ بھی ہزاروں انسان ایسے ہیں جو اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے قبولیت دعا کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ دعا ہی ایک ایسی زنجیر ہے جس نے ہر احمدی کو جماعت کے ساتھ گویا باندھ رکھا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر احمدی دوست کسی نہ کسی وقت دعا کی قبولیت سے ہی متاثر ہو کر جماعت سے وابستہ ہوا ہے۔ یہی ایک نہ ٹوٹنے والی زنجیر ہے جو ایک سے دوسرے احمدی

(باقی صفحہ ۔۔)

حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے

نئے حیرت انگیز انکشافات نے روایتی مسیحی عقیدہ کو مخدوش بنا دیا ہے

یورپ میں ایک رومن کیتھولک عیسائی کی نئی کتاب کی اشاعت کسرِ صلیب کا کھلا اعتراف

(مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغِ اسلام مقیم ہالینڈ)

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح کاسرِ صلیب ہوگا۔ ان الفاظ کی توضیح و تشریح عام مسلمانوں میں عجیب و غریب رنگ میں کی جاتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہوگا تو وہ شہر شہر اور کوبکو جائے گا اور جہاں جہاں صلیب کھڑی نظر آئیگی اسے توڑ ڈالے گا۔ چنانچہ ہالینڈ میں مصری طلبہ کے ایک گروپ نے بھی جو ہم سے اس موضوع پر گفتگو کر رہا تھا یہی خیال ظاہر کیا۔ لیکن جب انہیں مسیح موعود کے مرتبہ اور شان کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے اس نظارے پر غور کرنے کے لئے کہا گیا کہ مسیح موعود قوم کی اخلاقی و روحانی اصلاح کے تمام اہم ترین کاموں کو چھوڑ کر صرف لکڑی کی صلیبیں توڑتے پھر رہیں گے تو وہ سب خاموش ہوگئے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے علمِ الٰہی کے مطابق قرآن کریم اور احادیث کے جملہ مشکل مقامات کی نہایت خوبی کے ساتھ تفسیر و تشریح فرمائی اور ان اشکال کا ایسا حل پیش فرمایا کہ جو نہ صرف اسلامی تعلیم کی عظمت اور خوبی کو ظاہر کرنیوالا ہے بلکہ علمی و سائنسی لحاظ سے بھی قابلِ قبول ہے چنانچہ مسیح کے کاسرِ صلیب ہونے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد ایسے دلائل و براہین پیش کرنا ہے جس سے صلیبی مذہب خود بخود پاش پاش ہونے لگے گا۔

مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیبی واقعہ کو ہی لیجئے جو موجودہ عیسائیت کی اصل اور جڑھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علمی اور تاریخی شواہد کی روشنی میں عقلی اور نقلی دلائل و براہین کے ساتھ مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی پر سے ایسے رنگ میں نقاب کشائی فرمائی ہے کہ عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق یہ ثابت فرمایا تھا کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس درد اور کرب سے معجزانہ رنگ میں نجات بخشی اور وہ سفر کرتے ہوئے ہندوستان آئے اور کشمیر میں فوت ہوئے اس انکشاف سے لوگ محوِ حیرت ہوگئے اور خاص طور پر عیسائیوں کو تو اس سے بہت خطرہ پیدا ہوگیا مگر اپنی تنظیمی قوت کے نشہ کی وجہ سے وہ سمجھے کہ بات یہیں پر ختم ہوگئی مگر اللہ تعالیٰ کے نوشتے تو پورے ہو کر رہتے ہیں آہستہ آہستہ ایسے حالات پیدا ہوتے گئے کہ اس موضوع پر نیا نیا مواد حاصل ہونے لگا اور نئی نئی باتیں سامنے آنے لگیں۔ چنانچہ مختلف ممالک میں مختلف لوگوں نے اس موضوع پر ضخیم کتب لکھ ڈالیں جو سب کی سب علمی۔ سائنسی تاریخی اور طبی لحاظ سے یہ ثابت کرتی ہیں کہ مسیح ناصری علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد زندہ بچ رہے تھے۔ ان کتب نے مسیح محمدی کا کاسرِ صلیب ہونا ثابت کردیا اس وقت عیسائی دنیا خاص طور پر یورپ میں اس تحقیقاتِ جدیدہ کے شواہد سے پیدا ہوتے ہوئے خطرہ کو بُری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس بات میں کیا شک ہے کہ جب مسیح کا صلیب سے زندہ بچ نکلنا ثابت ہوجائے گا تو صلیب کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔

حال ہی میں ہالینڈ میں بھی ایک جرمن کتاب کا ڈچ ترجمہ شائع ہوا ہے جس کا نام ہے "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے"۔ (JEZUZ NIET AAN HET KRUIS GESTORVEN)

اس کتاب کا مصنف رومن کیتھولک ہے اور ترجمہ کرنے والے اور شائع کرنے والے بھی تمام کے تمام عیسائی ہیں۔ مصنف نے مسیح کے اس کفن سے جس میں وہ صلیب دئے جانے کے بعد لپیٹے گئے تھے فوٹوگرافی کی جدید سائنسی ایجادات کی مدد سے تصاویر لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ آپ جب اس کفن میں لپیٹے گئے تو زندہ تھے۔ اس کتاب کی تشہیر کے لئے پبلشر نے جو پمفلٹ خلاصہ کے طور پر شائع کیا ہے، وہ بھی مطالعہ کے قابل ہے۔ اس کا ترجمہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے اس کا عنوان ہے "حیرت انگیز انکشافات روایتی مسیحی عقیدہ کو مخدوش بنا رہے ہیں۔ مسیح

صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اسی جسدِ عنصری کے گوشت پوست کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح عہد نامہ قدیم کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ٹھہرے"۔

متن کا ترجمہ درجِ ذیل ہے:۔

"یہ (مندرجہ بالا) خیالات ایک بین الاقوامی تنظیم کی سالہا سال کی محنت سے کی ہوئی اس تحقیق کا نتیجہ ہیں جو مسیح کے کفن (GRAFLINNEN VAN TURIJN) پر کی گئی ہے اس کفن کے متعلق مشہور ہے کہ مسیح کے حواریوں نے آپ کو صلیب پر سے اتارنے کے بعد اس میں لپیٹا تھا۔ اس کتاب میں ایسے مضبوط تاریخی و طبی شواہد پیش کئے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب مسیح کو اس کفن میں رکھا گیا تھا تو طبی نکتہ نگاہ سے آپ مردہ نہ تھے۔

اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس کے بعد یہود پر خدا کے بیٹے کو مار دینے کا الزام بھی عائد نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کتاب یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ جب مسیح کے حواریوں نے آپ کا صلیب سے اتارا ہوا زخمی جسدِ مبارک کفن میں رکھا تھا تو اس وقت تک ان کا دل باقاعدہ طور پر حرکت کر رہا تھا۔

یہ کفن جس میں مسیح کا خون لگا ہوا ہے زمانہ قدیم کے عیسائیوں کے پاس ہمیشہ تبرک کے طور پر محفوظ رہا ہے۔ رومی حکومت کے زوال کے بعد یہ کفن "BYZANTIUN" مقام پر لایا گیا جو اس وقت رومی حکومت کے مشرقی حصہ کا بڑا شہر تھا۔ اس جگہ اسے سات سو سال سے بھی زیادہ لمبے عرصہ تک نہایت عزت و تکریم کے ساتھ رکھا گیا۔ ۱۲۰۴ء میں اس کفن کو فرانس لایا گیا۔ ۱۳۴۹ء، ۱۵۳۲ء میں بمقام CHAMBERY دو بار اس میں آگ لگی مگر یہ جلنے سے بچ گیا۔ آخرکار ۱۵۷۲ء میں یہ کفن اٹلی میں TURIJN کے مقام پر لایا گیا جہاں اس وقت تک مقدس یادگار کے طور پر محفوظ ہے اور وقتاً فوقتاً لوگوں کے سامنے اس کی نمائش کی جاتی رہی ہے۔

اس کفن کے مستند ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ ماہرین اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ کفن اسی قسم کا کپڑا ہے جو مسیح کے زمانہ میں استعمال ہوتا تھا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ اٹلی کے مشہور فوٹوگرافر Mr. GUISEPPE ENRIE کو کیتھولک چرچ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ اس کفن کی تصاویر اتارے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ مسیح کے صلیبی واقعہ کے بعد جو باتیں ڈرامائی انداز میں ہوئیں ان کا کھوج لگانے میں یہ کفن کیا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مسٹر ENRIE کی حیرانی کی انتہا نہ رہی جبکہ اس نے اپنی تیار کردہ نیگیٹو فلم میں ایک جانی پہچانی انسانی شکل اور جسم کو دیکھا۔

اس کے بعد مزید جانچ پڑتال کے لئے اس کفن کی لی جانے والی تصاویر کی ایک بڑی تعداد اور ان کی انلارجمنٹ سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں چہرہ اور جسم کے نشان خون کے دھبوں کے ساتھ منقش طور پر موجود ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان نشانات کا اس کپڑے میں محفوظ رہنا اسلئے ممکن ہوا ہے کہ اس زمانہ کے رواج کے مطابق اس کفن کو ایلوے کے رس میں بھگویا گیا تھا۔ یہ رس اپنے اندر وہی خاصیتیں رکھتا ہے جو موجودہ زمانہ کی فوٹوگرافی میں استعمال ہونے والی ادویہ رکھتی ہیں۔ ان تصاویر کے اصلی ہونے کی تصدیق پانچ ماہرینِ فن اور ایک رجسٹرار نے کی ہے۔

اس پراسپیکٹ کے شروع میں جو تشبیہ دی گئی ہے وہ ایک نیگیٹو فوٹو ہے جیسا کہ یہ اصلی کتاب کے شروع میں بھی موجود ہے۔ اسی لئے اس میں خون کے سیاہ دھبے جو کانٹوں کا تاج پہنانے کی وجہ سے پڑ گئے

تھے سفید نظر آ رہے ہیں۔

یہ کفن کا کپڑا قریباً ۴،۳۶ میٹر لمبا اور ۱،۱۰ میٹر چوڑا ہے یہ ایک کھردرہ بنا ہوا کپڑا ہے جو اس زمانہ کے کفنوں کے عین مطابق ہے جو "پوم پی آئی" (کے آثارِ قدیمہ) سے ملے ہیں۔ اس کفن کی لمبائی میں جو سیاہ نشان ہیں وہ اس آگ لگنے کی وجہ سے ہیں جو موضع CHAMBERY کے حفاظت خانہ میں مؤرخہ ۴ دسمبر ۱۵۳۲ء کو لگی تھی۔ ان جلے ہوئے مقامات پر بعد میں پیوند لگائے گئے ہیں۔ کفن کی لمبائی کے درمیان اور کناروں کے آس پاس چوکور شکل کے جو سیاہی مائل داغ ہیں یہ اس پانی کی وجہ سے پڑے ہیں جو آگ بجھانے کے وقت ڈالا گیا تھا۔ جلے ہوئے حصہ کے نشانات کے بیچوں بیچ مسیح کے (جسم) کا نشان الٹے اور سیدھے دونوں رُخ کا دیکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ کفن جسم کے اوپر اور نیچے دونوں طرف لپیٹا گیا تھا۔

خون کے نشانات (اے۔ بی۔ ڈی۔ ای اور جی) بتلاتے ہیں کہ صلیب سے اترنے کے بعد بھی دورانِ خون جاری اور حرکتِ دل برقرار تھی۔

مسیح کے پہلو میں جو ایک سپاہی نے بھالہ چبھویا تھا اس کی معین جگہ بھی خون کے نشانات کی مدد سے متعین کی جا سکتی ہے۔ دراصل بھالہ ایسی جگہ لگا تھا جہاں سے دل کو کوئی گزند نہ پہنچ سکا۔ اس تحقیق کا جو اہم ترین نتیجہ نکلا ہے وہ اس حقیقت کا اظہار ہے کہ خون کے اس طرح کے دھبے صرف اسی جسم سے لگ سکتے ہیں جس میں دل ابھی حرکت کر رہا ہو۔ پس واقعہ صلیب کے بعد بھی مسیح زندہ تھے!

اس پمفلٹ کے مطالعہ کے بعد جو خود عیسائی صاحبان نے شائع کیا ہے۔ کون ایسا شخص ہے جو مسیح موعود کے کاسرِ صلیب ہونے میں شک و شبہ کر سکتا ہے۔ عیسائی عقائد کی صلیب بفضلہ تعالیٰ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ العزیز وہ دن بھی دُور نہیں جبکہ اس ٹوٹی ہوئی صلیب کے ٹکڑوں کے ساتھ ہی ان کی ظاہری شان و شوکت بھی صفحۂ ہستی سے ناپید ہوتی ہوئی نظر آئے گی۔ لوگ عیسائیت کے عقائد سے بیزار ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی طرف ان کا رجوع بڑھتا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا ہی سچ فرمایا تھا کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

ارشاداتِ عالیہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ

"آج جو دین کی خاطر زندگی وقف کرے گا اور دنیا کی پرواہ نہیں کرے گا ایک وقت آئے گا کہ دُنیا اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی لیکن اِس وقت تم دین کو سامنے رکھو اور ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ہزار یا دس ہزار کے چکر میں نہ پڑو صرف اس بات کو اپنے سامنے رکھو کہ چاہے فاقے آئیں ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا کو پڑھا کر رہیں گے۔"

(وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ)

میری علالت — اظہارِ تشکر

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مدظلہ)

مَیں ماہِ اگست سے کئی تکلیف دہ عوارض میں مبتلا ہوں۔ مجھے دیگر عوارض کے علاوہ پلوریسی Hepatitis, Gastro Enteritis اور بخار رہا مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ مَیں تمام تکلیفوں کو صبر و سکون سے برداشت کرتا چلا آ رہا ہوں اور گھبراہٹ فکرمندی اور مایوسی میرے قریب تک نہیں پھٹکی۔ خیال غالب رہا کہ میرے پیارے اور محسن مولا کا مجھ پر ہر آن احسان رہتا ہے۔ یہ تھوڑی سی تکلیف کیا چیز ہے بلکہ مَیں یقین سے پُر رہا ہوں کہ میرا آقا کوئی خاص نزولِ رحمت کرنا چاہتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس بیماری کے دوران اللہ تعالیٰ کی بہت سی عنایات کا مشاہدہ کیا۔ ۲۵/۲۶ اگست کو ایک خاص حالت میں آ گیا جو موت کو قریب لے آئی لیکن میری اس خواہش کو خدا تعالیٰ نے غالباً قبول فرما لیا کہ وہ مجھے اس طرح اپنے پاس نہیں بلائے گا کہ مجھ کو بالکل پتہ ہی نہ چلے۔ چنانچہ ۲۷ اگست کو مَیں قریباً تندرستی کے سانس لینے لگا اور مَیں نے اپنے عزیزوں کو بشارت دیدی۔ ۲۷ تاریخ کو جو حالت امید افزا ہو گئی اس میں میرے پیارے عزیز ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی کی تجویز کردہ دوائی کا بھی حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عزیز کے چھ سَو میل کا سفر طے کر کے علاج کے لئے آنے کی قدر فرمائی۔ صحت میں اس تبدیلی سے عزیز کی بھی حوصلہ افزائی ہو گئی۔ فالحمد للہ۔ اب وہ کسی ضروری کام کے لئے راولپنڈی چلے گئے ہیں ان کی مجوزہ دوائی استعمال کرتا رہا جب اس کا دائرۂ عمل ختم ہو گیا تو ملیریا کی علامات پیدا ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ عمر دراز کرے عزیز ڈاکٹر محمد احمد کی انہوں نے فوراً کونین کے ٹیکے شروع کر دئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوئے۔ آج پہلا دن ہے کہ میرا صبح کا ٹمپریچر اس درجہ پر آ گیا جو میرا عام ہُوا کرتا ہے۔

مَیں یہ سطور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں اور یہی اظہارِ تشکر میرے محسن بھائیوں کے لئے ہے جو مجھ ناچیز کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ احباب مجھے بھی حضرت محمودؓ کی نشانی جانتے ہیں۔ ہزاروں رحمتیں ہوں ان کی رُوحِ پاک پر اور ہزاروں فضل ہوں ان کی آل اور اولاد پر اور جملہ فدایانِ محمودؓ پر۔ مَیں الفضل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا فرماتے رہیں تاکہ طاقت آ جائے اور مَیں جماعت کی خدمت میں لگ جاؤں۔ خاکسار حشمت اللہ خاں

امریکہ کے احمدی احباب کی مخلصانہ پیشکش

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے پندرہ ہزار ڈالر سے زائد کے وعدے

الحمد للہ کہ بیرونِ پاکستان کے مختلف ممالک میں بھی فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت تحریک احبابِ جماعت اور مخلصین سلسلہ میں خاص ولولہ پیدا کرنے کا موجب ہوئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ سعادت کی پہلی مالی تحریک پر امریکہ کے احمدی مخلصین مرد و خواتین نے دلی بشاشت سے لبیک کہتے ہوئے گرانقدر وعدے لکھوائے ہیں۔ اس وقت تک خدا کے فضل سے پندرہ ہزار دو سَو اڑتالیس ڈالر کے وعدے امریکہ کے مخلصین کی طرف سے موصول ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

امریکہ کی جماعتوں میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کو موثر طریق پر پہنچانے کے لئے محترم چوہدری عبدالرحمان خان صاحب بنگالی مشنری انچارج نے خاص جد و جہد فرمائی ہے۔ اپنے دوروں میں تقریروں اور جماعتی کمیونک میں فاؤنڈیشن کے متعلق مرکز سے شائع ہونیوالے نوٹس کو شائع کر کے احباب میں ایک خاص روح پیدا کی گئی ہے۔ اسی طرح محترم سید عبدالرحمان صاحب اور ان کی فیملی نے بھی فاؤنڈیشن کی تحریک کو کامیاب بنانے کی جد و جہد میں خاص طور پر سرگرمی دکھائی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جو فہرست وعدہ جات کی موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد امریکن احمدی احباب نے تین تین سَو۔ دو دو سَو۔ ایک ایک سَو ڈالر کے وعدے لکھوائے ہیں۔ محترم ڈاکٹر بی۔ اے نیر صاحب پروفیسر ایتھنز یونیورسٹی نے پہلے پانچ سَو ڈالر کا وعدہ لکھوایا بعد میں اس وعدہ پر نظرِ ثانی کر کے اسے پانچ سَو سے بڑھا کر پندرہ سَو ڈالر کر دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ دوسرے احباب کو ان کے نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ وعدوں کے ساتھ ساتھ وصولی بھی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۱۲۰۰ ڈالر کے قریب وصول ہو چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے دُور افتادہ مختلف رنگ و نسل کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اُن کی مخلصانہ قربانی کو قبول فرماوے اور حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری کردہ کاموں کو خاص استحکام بخشے۔ تا جلد سے جلد اسلام کے نور سے ساری دنیا منور ہو جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

بیرونی ممالک کے دوسرے مشنوں کے انچارج صاحبان سے بھی استدعا ہے کہ وہ بھی براہِ مہربانی فاؤنڈیشن کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا کی فراہمی کی غرض سے اپنی مساعی کو معیاری بلکہ قابلِ رشک پیمانہ پر پہنچانے کی سعی فرماویں اور جلد جلد اپنی کوششوں کے نتائج سے مطلع فرماتے رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

تیرا ہوا باز تو میں ہوں جناب!

سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد شہید کس طرح ہر حملے میں شامل ہو جاتے تھے

ذیل کا مضمون روزنامہ مشرق ۷ ستمبر ۶۶ء میں مندرجہ بالا عنوانات کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد صاحب شہید ستارۂ جرأت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں اور جماعت کے قدیم اور ممتاز بزرگ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ آپ گذشتہ ستمبر کی جنگ میں ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو شہید ہوئے تھے

جنگ چھڑے چھ روز گزر چکے تھے۔ اور میدان جنگ کے ہنگاموں سے بہت دور فضائیہ کے ایک اڈے پر اترنے اور چڑھنے والے لڑاکا بمباروں کی گرج سے ظاہر ہوتا تھا کہ پرسکون مقام پر سرگرمی حالات کی نزاکت کی علامت ہے

دوپہر ہو چلی تھی۔ اڈے کے اپریشن روم میں ونگ کمانڈر محمد انور شمیم اس روز کی انتہائی اہم اور خطرناک مہم کے لئے ہوا بازوں کو ہدایت دینے والے تھے۔ اس مہم کا نشانہ امرتسر کا ریڈار سٹیشن تھا۔

شمیم نے اس مشن کے لئے تین ہوا باز منتخب کئے تھے۔ انہوں نے پکارا تو ان میں سے صرف دو آئے۔ تیسرے کے متعلق انہوں نے ونگ اپریشن آفیسر سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد صاحب سے دریافت کیا انہوں نے ہنستے ہوئے کہا "تیسرا تو میں ہوں جناب"

"لیکن میں نے تو آپ کا نام اس مہم میں نہیں دیکھا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے فلائنگ آفیسر مسعود کو منتخب کیا تھا"

"یہ ٹھیک ہے سر! لیکن مسعود تو پہلے ہی ایک مہم پہ گیا ہوا ہے" منیر نے جواب دیا۔ اور شمیم اب کچھ نہیں کر سکتے تھے لیکن یہ پہلا موقع نہ تھا۔ اس ریڈار سٹیشن پر پہلے جتنے حملے ہوئے تھے ان میں بھی سکواڈرن لیڈر منیر ضرور شامل ہوئے تھے"

منیر کو اس دنیا میں یا تو اپنے بال بچوں سے الفت تھی یا پرواز سے، جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک وہ آٹھ مرتبہ زمینی فرائض دوسرے ساتھیوں کے سپرد کر کے فضائی حملوں میں شریک ہو چکے تھے۔ اس مرتبہ پھر وہ تیار ہو گئے تھے اور ونگ کمانڈر شمیم بولے

"اچھا بھئی! تم ہی سہی!!"

اس کے بعد انہوں نے ہدایات جاری کیں۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد پاک فضائیہ کے چار سیبر دشمن کی تباہی کا سامان بازوؤں میں دبائے پر شکوہ انداز میں اڈے سے اڑے اور نشانے کی طرف روانہ ہو گئے۔ دس منٹ بعد وہ دشمن کے علاقے پر اڑ رہے تھے۔

وہ کم بلندی پر امرتسر کی طرف رواں تھے کہ اچانک دشمن کی توپوں کے دہانے کھل گئے۔ پہلے تو اکا دکا گولہ آیا لیکن رفتہ رفتہ تانتا بندھ گیا ہلکی بھاری ہر قسم کی طیارہ شکن توپیں آگ اگل رہی تھیں۔ ہمارے طیاروں کے چاروں طرف گولے پھٹ رہے تھے لیکن آگ کے اس کھیت میں وہ گویا پل چلاتے ہوئے منزل کی جانب بڑھتے رہے۔

منیر اس دستے کے ڈپٹی لیڈر تھے۔ انہوں نے نشانے پر جھپٹنے کے لئے تیاری مکمل کی۔ دوسرے طیارے اوپر اٹھ کر اپنی باری کا انتظار کرنے لگے۔ ادھر دشمن کے سارے توپچیوں نے اپنا رخ منیر کی طرف کر دیا تھا۔ دھماکوں کے ارتعاش سے ان کا طیارہ ڈول رہا تھا لیکن وہ پورے انہماک کے ساتھ نشانہ کی طرف بڑھ رہے تھے ریڈار سٹیشن کے عین قریب پہنچ کر ایک گولہ ان کے سیبر کو لگا۔ انہوں نے جلدی سے ونگ کمانڈر شمیم کو پکارا "مجھے گولہ لگ گیا ہے" اور پھر ان کا ریڈیو خاموش ہو گیا۔ شمیم نے جو اس مہم کی قیادت کر رہے تھے دوبارہ ان سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا فضا میں چاروں طرف دیکھا لیکن منیر کا کہیں نشان نہ تھا۔ ایک عظیم ہوا باز شہید ہو چکا تھا

یہ ۴۳ سالہ جیالا ہوا باز قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا تھا اس کی ہر دلعزیز اور ہنس مکھ شخصیت ساری فضائیہ میں مشہور تھی۔ منیر ہر وقت لطیفہ گوئی کرتے تھے۔ ماہر نشانچی تھے۔ اور تھوڑی الفت ورزش کرتے تھے۔ ان کے لئے زندگی پرواز سے عبارت تھی چنانچہ انہوں نے کبھی ترقی کی خواہش نہ کی۔ کیونکہ اس طرح ان کی ڈیوٹی زمین پر لگ جاتی

انہوں نے اس جنگ میں پہلا مشن چھمب میں پورا کیا۔ جہاں ۴ ستمبر کو دشمن کے کئی ٹینک تباہ کئے اور اس کے بعد وہ ۱۱ ستمبر کو اپنی شہادت کے روز تک روزانہ فضائی حملوں میں شریک ہوتے رہے۔ ابتدا میں انہیں یہ حسرت رہی کہ فضا میں دشمن سے دوبدو مقابلہ نہیں ہوا یہ حسرت ۱۰ ستمبر کو پوری ہوئی جب انہوں نے فیروزپور سے ۲۰ میل جنوب مشرق میں بھارت کے ایک

نیٹ کو مار گرایا۔

شہادت کے بعد سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد کو ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

دوستوں کو باہم پیوستہ رکھتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس نے جماعت کو جہاد فی سبیل اللہ میں بنیان مرصوص بنا رکھا ہے۔ یہی وہ راز ہے۔ جس سے جماعت اس قدر مستحکم ہے کہ آج شاید کوئی سیاسی یا مذہبی جماعت ہمیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ ہر احمدی یہ حق الیقین رکھتا ہے کہ اسلام کی فتح دعا کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ حق الیقین یونہی لہو لعب سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اس کے پیچھے تجربہ اور مشاہدہ کی چٹان کام کر رہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو وہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے۔ جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ جس نے کہا۔ ادعونی استجب لکم تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پہ ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جائے گا" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱) (باقی)

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ عیسائیت کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ سلسلہ احمدیہ کی والدہ ماجدہ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم علم الدین صاحب شہید قریباً دو ماہ تک بیمار رہنے کے بعد بعمر قریباً ستر برس مورخہ ۴ ستمبر کو ساڑھے چھ بجے شام ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ بیوگی کا زمانہ بہت صبر و شکر سے گزارا۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے کارکن کی حیثیت سے بھی اخلاص کے ساتھ کام کرتی رہیں۔ اپنے فرزند مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر واقف زندگی سے ملاقات کی بہت خواہش رکھتی تھیں جو کہ چودہ سال سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔ چنانچہ وفات سے کچھ عرصہ قبل ہی مکرم مولوی صاحب واپس تشریف لے آئے اور انہیں مرحومہ کی اس بیماری میں ان کی خدمت کرنے کی توفیق مل گئی۔

مورخہ ۵ ستمبر کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور مکرم مولوی صاحب ان کے برادران اور ہمشیرگان اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

برادرم محترم کریم احمد صاحب طاہر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے امتحان بی۔ ایس سی مائننگ انجینئرنگ فائنل میں اوّل آئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و احسان سے ہمارے اس بھائی کے لئے یہ نمایاں کامیابی ہر لحاظ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ملک لال خان چوہان۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

درخواستِ دعا:۔ میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت میرے لئے دعا فرماویں۔ زاہد منظور فاروقی ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی

مضامین (۱) بک کیپنگ اینڈ اکاؤنٹس (۲) انگلش اینڈ اردو ٹائپ رائیٹنگ (۳) انگلش اینڈ اردو شارٹ ہینڈ (۴) ایکنامکس (۵) کامرس (۶) سیکریٹریل پریکٹس (۷) اسلامیات دوسالہ ڈپلومہ کورس انٹرمیڈیٹ کامرس کے برابر ہے۔ مستحقین کے لئے مراعات فیس۔ داخلہ فرسٹ ایئر (سرٹیفکیٹ ان کامرس) ڈسٹاہنڈ ٹائٹ اینڈ ایڈوانس سٹینوگرافی کورس (ڈے)

درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۰/۹/۶۶ تک۔ فارم در پراسپکٹس دفتر انسٹی ٹیوٹ سے (پ۔ ٹ ۱/۹/۶۶)

۲۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لائلپور

محل وقوع۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچر ٹریننگ کالج۔ پیپلز کالونی۔ لائل پور۔

کورسز (۱) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۲) مکینیکل ٹیکنالوجی۔ شرائط: میٹرک (ریاضی۔ فزکس کیمسٹری) درخواستیں ۲/۹/۶۶ تک معہ فارم دفتر پرنسپل سے۔ (پ۔ ٹ ۱/۹/۶۶)

۳۔ داخلہ فارسٹ رینجرز کورس ۶۶-۱۹۶۸ء۔ (کوئٹہ قلات ڈویژن والوں کیلئے۔)

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور میں چار وظیفہ خواران کا انتخاب بمقام کوئٹہ بذریعہ امتحان مقابلہ بتاریخ ۱۰/۹/۶۶۔ انٹرویو پشاور میں کسی بعد کی تاریخ پر۔

مضامین مقابلہ (۱) ریاضی (میٹرک کا معیار) (۲) انگریزی جواب مضمون (انٹرمیڈیٹ کا معیار) (۳) جنرل نالج (۴) انٹرویو۔ شرائط: انٹرمیڈیٹ سیکنڈ ڈویژن (ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ باٹنی۔ زوالوجی میں سے ایک یا زیادہ مضامین کے ساتھ) پانچ سالہ سروس لازم۔ عمر ۱۸ تا ۲۶ سکونت کوئٹہ قلات ڈویژن۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۷۵/- ماہوار۔ فارسٹ رینجر مقرر ہونے پر تنخواہ ۲۷۵-۱۵-۳۲۰-۲۰-۵۰۰ دوسالہ ٹریننگ پشاور میں۔ (پ۔ ٹ ۱/۹/۶۶)

۴۔ مستقل کمیشن ٹیکنیکل برانچ پاکستان ایئر فورس

وظیفہ دوران ٹریننگ ۲۲۰/-۔ کمیشن ملنے پر تنخواہ ۵۰۰/-

شرائط: انجینئرنگ ڈگری (الیکٹریکل مکینیکل و الیکٹرانکس) عمر یکم مارچ ۱۹۶۶ء کو ۲۰ تا ۲۸۔ انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۲۱/۹/۶۶ بروز بدھ مقرر ہوتا ہے۔

مقامات انٹرویو کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور کوئٹہ میں (پ۔ ٹ ۱/۹/۶۶)

۵۔ داخلہ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

بیچلر ڈگری کورس (۱) سول مکینیکل اینڈ الیکٹریکل (۲) کیمیکل (۳) میٹالرجیکل (۴) مائننگ۔ (۵) آرکیٹیکچر۔ شرائط: انٹرمیڈیٹ (ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری) البصورت آرکیٹیکچر فائن آرٹس پراسپکٹس و فارم ۵۰/۲ روپے نقد سے یا مزید ۱۵ پیسے میں بذریعہ ڈاک۔ رجسٹرار یونیورسٹی سے درخواستیں کو نومبر کو ۱۹/۹/۶۶ تک۔ (پ۔ ٹ ۲/۹/۶۶)

۶۔ داخلہ ایم ایس سی ڈگری کورسز انجینئرنگ

کورسز: سول مکینیکل و الیکٹریکل۔ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور درخواستیں ۱۷/۹/۶۶ تک (پ۔ ٹ ۲/۹/۶۶)

۷۔ داخلہ لارنس کالج گھوڑا گلی

داخلہ مارچ ۱۹۶۷ء۔ ٹسٹ برائے داخلہ مری۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ لاہور۔ کراچی۔ ذریعہ تعلیم انگلش۔ چند دنائف۔ شرط: عمر ۵ تا ۱۲۔ درخواستیں ۱/۱۰/۶۶ (پ۔ ٹ ۲/۹/۶۶)

(ناظر تعلیم)

واقف زندگی طلبہ کا انٹرویو ۱۷ ستمبر کو ہو گا

واقف زندگی طلبہ کا انٹرویو بجائے ۱۰ ستمبر کے ۱۷ ستمبر کو ہو گا۔ جن طلبہ کو انٹرویو کے لئے حاضر ہونے کی اطلاع دی گئی ہے وہ ۱۷ ستمبر کو صبح سات بجے دفتر وکالت دیوان میں حاضر ہو جائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ)

لجنہ اماء اللہ دار الصدر کا تربیتی جلسہ

دار الصدر غربی لطیف اور نمبر ۲ کا مشترکہ تربیتی اجلاس مورخہ ۲۹ اگست بروز پیر ساڑھے پانچ بجے زیر صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔

بعد ہ سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے ممبرات کو زریں نصائح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ اپنی زندگی کو صحیح اسلامی رنگ میں ڈھالیں۔ خاص کر ربوہ کی مستورات پر باہر کی مستورات کی نگاہ پڑتی ہے۔ اس لئے انہیں دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ چونکہ دیر ہو گئی تھی اس لئے صدر جلسہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اپنی قیمتی نصائح سے ممبرات کو مستفید نہ کر سکیں۔ سات بجے آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (راقمہ مسعودہ)

تربیتی کلاس مجالس خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۶-۱۷ ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ بمقام چک ۶ - P ۱۶۷ اسٹیشن کوٹ سمابہ میں تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے جس میں مرکز سے علمائے کرام صاحبان تشریف لا رہے ہیں

تمام قائدین اور نگران صاحبان ضلع رحیم یار خان سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ اور مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام اطفال کو اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ دوسرے احباب جماعت بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(معتمد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان)

لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے امتحانات

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کے امتحانات ۵ ہر ستمبر کو ہو رہے ہیں پرچے صرف ان لجنات کو بھیجے جائیں گے جن کی طرف سے ہمیں یہ اطلاع ملے گی کہ انہیں کتنے کتنے پرچے درکار ہیں تمام لجنات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنی امتحان دینے والیوں کی تعداد سے مطلع فرما دیں۔ ساتھ یہ وضاحت کر دیں کہ لجنہ کے امتحان کے لئے کتنی تعداد ہے۔ ناصرات بڑے گروپ کتنے اور ناصرات چھوٹے گروپ کے کتنے کتنے پرچے درکار ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے شوریٰ

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے جو تجاویز آپ نے بھجوانی ہوں وہ ۱۵ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔ یاد رہے کہ جو تجاویز آپ بھجوائیں وہ لجنہ اماء اللہ کی ترقی اور بہبودی پر مشتمل ہوں اور ایسی تجاویز ہر لجنہ کے اجلاس میں پیش ہو کر وہاں سے منظور کر کے مرکز کو بھجوائی جائیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت عرفانی کبیرؓ کے بڑے پوتے کی وفات

میرے چچازاد بھائی محمد سلیمان خالد عرفانی مورخہ ۲۹ اگست کو صبح پانچ بجے بعارضہ کینسر کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں قادیان سے رسالہ المنتشر جاری کیا۔ پھر کراچی سے ایک ادبی مجلہ "منزل" جاری کیا۔ ہفتہ وار "سالار" اور بچوں کے لئے ماہنامہ "کونپل" کی اشاعت کی۔

خواتین کے لئے رسالہ "شہناز" جاری کیا۔ بوڑھے والدین کے لئے ان کی جدائی کا صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ میں تمام احمدی بھائی بہنوں اور بزرگوں سے درخواست کرتی ہوں کہ ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا فرمائیں۔

خاکسار جمیلہ عرفانی کہکشاں ہاؤس بلڈنگ دستور یارڈ ــ کراچی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر:۔ ۱۸۴۰۵

میں غلام نبی قوم ولد حسن دین صاحب قوم فن کشمیری پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن ۵۹/۵ راوی پارک ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے :۔

۱۔ میرا ایک مکان واقعہ ۱۳/۱۵۹ راوی پارک لاہور جو میں نے خود تعمیر کرایا ہے اس پر کل خرچ پچیس ہزار روپے ہوا ہے۔

۲۔ دوسرا مکان واقع ۷/۱۱۶ لغداوی نزد علی ہوٹل آتما رام پریتم داس روڈ کراچی ۲ یہ بھی میں نے خود تعمیر کرایا ہے اور اس پر کل خرچ مبلغ ۸ ہزار روپے ہوا ہے۔

۳۔ ایک قطعہ اراضی جو کہ ربوہ میں بلاک نمبر ۹ قطعہ نمبر ۶ محلہ دار النصر میں ہے اور دس مرلے کا ہے۔ میں نے اس قطعہ کو مبلغ یک صد روپے میں خریدا تھا۔ موجودہ قیمت جو آپ لگائیں وہ مجھے منظور ہوگی۔

۴۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ مجھے اپنے کام سے مبلغ ۵۰۰/- روپے کی ماہوار آمد ہے میں اپنی کل جائیداد ماہوار آمد پر ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں کوئی آمد یا جائیداد بناؤں گا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ غلام نبی قوم

گواہ شد :۔ حکیم حفیظ الرحمن سنوری۔ سیکرٹری وصایا حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

گواہ شد :۔ محمد صدیق شاگرد ۱۷۵۷ صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۴۰۶

میں نذیر محمد ولد میاں غلام محمد قوم راجپوت پیشہ بے کار عمر ۷۳ سال بیعت ۱۹۰۸ء ساکن بیرون دہلی دروازہ لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے میرے لڑکوں کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ نذیر محمد بقلم خود

گواہ شد :۔ احمد علی صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور۔

گواہ شد :۔ خلیل الرحمن بنگالی خادم مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ اگست بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت مہر اللہ دتہ صاحب مرحوم آف سدوکی ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ چوہدری حمید احمد صاحب ابن چوہدری محمد شریف صاحب آف گڑھی گگہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بعوض حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ کا اعلان فرمایا۔

بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے باعث رحمت اور خیر وبرکت کا موجب بنا دے۔ اللھم آمین

(نصر اللہ خان ناصر مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

فروخت اراضی

ربوہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو موزوں جگہ ایک کنال قطعہ اراضی نمبر ۲۹/۱ واقعہ محلہ دار الفضل مکرم ایس اے رحمن صاحب کے حصہ وصیت میں حاصل شدہ ہے جسے فروخت کیا جانا درکار ہے۔ خواہشمند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ سے قیمت کا تصفیہ فرمالیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف کامٹی کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب روبصحت ہیں۔ اور دو ایک روز میں ہسپتال سے گھر آجائیں گے۔

بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے بذریعہ تار اور خطوط محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت کے متعلق استفسار کیا ہے اور دعائیں بھی کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فی الحال اس قابل نہیں کہ وہ سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر سکیں۔ لہٰذا بذریعہ الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف خاص طور پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ دیگر صاحبزادگان۔ بزرگان اور احباب جماعت کراچی کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحب کی صحت یابی کے لئے دعاؤں کے علاوہ عیادت بھی فرمائی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

(خاکسار عبد المجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست دعا

میرے ایک غیر از جماعت دوست مکرم قریشی اصغر علی صاحب اصغر III ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر احمد چٹھہ۔ حجام شورکوٹ)

ضروری اعلان

اگست ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار قریشی مارکیٹ میں (ایمن کلاتھ ہاؤس) سے ہر قسم کا سوتی ریشمی وگرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرماویں۔ اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانت داری۔

پروپرائیٹر:۔ خواجہ عبد المومن سید محمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳۳

ہمدرد نسواں (انھواکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ ہمکلر کیوز سبکی پلیس

اطاعت کے لحاظ سے خلفاء اور انبیاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا

جس طرح نبی کی اطاعت ضروری ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اطاعت خلفاء کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خلافت ایک ایسی چیز ہے جس سے جدائی کسی عزت کا مستحق انسان کو نہیں بنا سکتی۔ اسی مسجد میں میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے تم کو معلوم ہے پہلے خلیفہ کا دشمن کون تھا؟ پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے قرآن پڑھو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کا دشمن ابلیس تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا میں بھی خلیفہ ہوں اور جو میرا دشمن ہے وہ بھی ابلیس ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خلیفہ مامور نہیں ہوتا گو یہ ضروری بھی نہیں کہ وہ مامور نہ ہو۔ حضرت آدم مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ حضرت داؤد مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ پھر تمام انبیاء مامور بھی ہوتے ہیں اور خدا کے قائم کردہ خلیفہ بھی۔ جس طرح ہر انسان ایک طور پر خلیفہ ہے اسی طرح انبیاء بھی خلیفہ ہوتے ہیں۔ مگر ایک وہ خلفاء ہوتے ہیں جو کبھی مامور نہیں ہوتے۔ گو اطاعت کے لحاظ سے ان میں اور انبیاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور خلفاء کو عصمت صغریٰ۔ اسی مسجد میں اسی منبر پر جمعہ کے ہی دن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میرے کسی ذاتی فعل میں عیب نکال کر اس اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتے جو خدا نے تم پر عائد کی ہے کیونکہ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ اور ہے اور وہ نظام کا احیاء ہے اسی لئے میری فرمانبرداری ضروری اور لازمی ہے۔

تو انبیاء کے متعلق جہاں الٰہی سنت یہ ہے کہ سوائے بشری کمزوریوں کے جن میں توحید اور رسالت میں فرق ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ دخل نہیں دیتا اور اس لئے بھی کہ وہ امت کی تربیت کے لئے ضروری ہوتی ہیں جیسے سجدہ سہو کہ وہ بھول کے نتیجہ میں ہوتا ہے مگر اسکی ایک غرض امت کو سہو کے احکام کی تعلیم دینا تھی، ان کے تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ وہاں خلفاء کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ان کے وہ تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں گے جو نظام سلسلہ کی ترقی کے لئے ان سے سرزد ہوں گے۔ اور کبھی بھی وہ ایسی غلطی نہیں کریں گے اور اگر کریں گے تو اس پر قائم نہیں رہیں گے جو جماعت میں خرابی پیدا کرنے والی اور اسلام کی فتح کو اس کی شکست سے بدل دینے والی ہو۔ وہ جو کام بھی نظام کی مضبوطی اور اسلام کے کمال کے لئے کریں گے خدا تعالیٰ کی حفاظت ان کے ساتھ ہوگی اور اگر وہ کبھی غلطی بھی کریں تو خدا اس کی اصلاح کا خود ذمہ دار ہوگا۔ گویا نظام کے متعلق خلفاء کے اعمال کے ذمہ دار خلفاء نہیں بلکہ خدا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفاء خود قائم کیا کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یا تو انہی کی زبان سے یا عمل سے خدا تعالیٰ اس غلطی کی اصلاح کرا دے گا۔ یا اگر ان کی زبان یا عمل سے غلطی کی اصلاح نہ کرائے تو اس غلطی کے بدنتائج کو بدل ڈالے گا۔"

(الفضل ۱۷۔ فروری ۱۹۳۵ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۱۔ پشاور ۸ ستمبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ہمیں پاک فضائیہ پر فخر ہے اس نے ستمبر کی جنگ کے دوران بھارتی فضائیہ کو مغلوب کر کے فضاؤں پر اپنی حکمرانی اور برتری تسلیم کرائی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی اگر کوئی ایسا موقع آیا تو پاکستان کی فضائیہ قوم کی توقعات پر پوری اترے گی۔ اور اپنے آپ کو قوم کے اعتماد کا اہل ثابت کرے گی۔

۲۔ پشاور ۸ ستمبر۔ پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خان نے کہا ہے کہ پاک فضائیہ کو آنے والے دنوں میں زیادہ بڑے چیلنج کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ نئے مقاصد اور خود اعتمادی کی بدولت انشاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ ایئر مارشل نور خان نے پاک فضائیہ کے افسروں اور جوانوں کو خبردار کیا کہ ابھی ان کا کام ختم نہیں ہوا۔

"یوم پاک فضائیہ" کے موقعہ پر ایک خاص پیغام میں ایئر مارشل نور خان نے مزید کہا ہے کہ ۶ ستمبر کی جنگ کے بعد ایک سال کے مختصر عرصہ میں پاک فضائیہ کو پہلے سے بھی زیادہ جاندار اور چوبند بنا دیا گیا ہے۔ فضائیہ کے یونٹوں میں نئے طیارے شامل کئے گئے ہیں ان کی کارکردگی پہلے سے بھی بہتر بنائی گئی ہے اور اب وہ ملک کی مدافعت اور دشمن پر حملہ کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہے۔

۳۔ سرگودھا ۸ ستمبر۔ سرگودھا میں آج یوم فضائیہ کے موقع پر زبردست فضائی مظاہرہ ہوا جس میں چین کے بنے ہوئے مگ طیاروں، آواز سے تیز رفتار الف ۱۰۴ اور سیبر طیاروں نے حصہ لیا۔ فضائیہ کے جوانوں کی شاندار مارچ پاسٹ ہوئی، جس کی سلامی سٹیشن کمانڈر گروپ کیپٹن ظفر مسعود نے کی۔

طیارے جب سلامی دیتے ہوئے چبوترے کے اوپر سے گزرے تو ہزاروں افراد نے پرجوش تالیاں بجائیں اس موقع پر فضائیہ کے اعلیٰ حکام اور کمشنر سرگودھا ڈویژن بھی موجود تھے۔

۴۔ ماسکو ۸ ستمبر۔ منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیئرمین جناب ایم ایم احمد نے کل ماسکو میں روس کے نائب وزیر اعظم اول مسٹر مزوروف سے ملاقات کی آپ آج کل چوتھے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے روسی امداد کے سلسلہ میں روسی حکام سے بات چیت کرنے ماسکو گئے ہوئے ہیں۔

۵۔ لاہور ۸ ستمبر۔ ہفت روزہ "چٹان" کے مدیر آغا شورش کاشمیری کو ڈیفنس آف پاکستان رولز (۳۲) کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے اور انہیں چھ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ سرکاری حکم میں کہا گیا ہے کہ وہ ہفتہ وار چٹان میں کچھ عرصہ سے ایسے مضامین، نظمیں اور تحریریں شائع کرتے رہے ہیں جو حکومت کے نزدیک مفاد عامہ کے منافی تھیں۔

ہفتہ تربیت مجلس انصار اللہ

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے مجلس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت ۹ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ مضامین حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے احمدی بنانا چاہتے ہیں۔
۲۔ تربیت اولاد کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات
۳۔ خلافت احمدیہ اور جماعتی نظام کی پابندی۔
۴۔ بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم۔
۵۔ مساجد کے آداب اور ان کی پابندی۔ ۶۔ قرض کی ادائیگی کے لئے اسلامی تاکید۔

مضامین کے متعلق ایک ٹریکٹ مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ احباب اس کی رپورٹ دفتر میں ضرور بھجوائیں۔ (قائد تربیت۔ انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳